classmate
Date :
Page :

خاکہ "نذیر احمد کی کہانی" اور مرزا فرحت اللہ بیگ۔

"نذیر احمد کی کہانی" مرزا فرحت اللہ بیگ کا لکھا ہوا ایک خاکہ ہے۔ اردو خاکہ نگاری کا باقاعدہ آغاز مرزا فرحت اللہ بیگ سے ہوا۔ انھوں نے نذیر احمد کا خاکہ لکھ کر اردو میں خاکہ نگاری کی بنیاد ڈالی۔ خاکہ نثری ادب کی ایک دلکش صنف ہے۔ اس کا آرٹ غزل اور افسانے کی آرٹ سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ خاکہ نہ سیرت نگاری ہے نہ سوانح عمری۔ یہ کسی دل آویز شخصیت کی دھندلی سی تصویر ہے۔ اس میں نہ اس کی زندگی کے اہم واقعات کی گنجائش ہے، نہ خاص خاص کارناموں کی اور نہ زیادہ تفصیل کی۔ مصنف نے کسی شخص میں کچھ قابل ذکر خصوصیات دیکھی ہوں اور وہ انھیں دلچسپ انداز سے بیان کر دے تو یہی خاکہ ہے۔

فرحت اللہ بیگ نذیر احمد کے شاگرد تھے۔ اس خاکے میں فرحت اللہ بیگ نے نذیر احمد سے تعلیم حاصل کرنے کے احوال بیان کیے ہیں کہ کس طرح فرحت اللہ بیگ نذیر احمد کے گھر جا کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان سے اعراب کی غلطیاں ہوا کرتی تھیں صرف و نحو بھی کمزور تھی۔ آخر کو تو سنبھال لیتے تھے مگر نظم میں بہت دقت پڑتی تھی۔ نذیر احمد بار بار سمجھاتے سمجھاتے پریشان ہو کر فرحت اللہ بیگ کو تعلیم دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن فرحت اللہ بیگ ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں اور ڈٹے رہتے ہیں کہ وہ انہیں سے تعلیم

حاصل کر سکیں گے۔ اسے آپ بے حیائی کہیں یا علم کا ذوق لیکن جس کے دل میں
پڑھنے کا شوق ہوگا وہ اپنے استاد کے لاکھ ڈانٹنے پر بھی اس کے ساتھ
رہے گا۔ اُستاد کی بُری اور بھلی دونوں باتوں کو سنے گا اور سمجھے گا اور
ان کی نصیحت بھی مانے گا۔

فرحت اللہ بیگ نے اپنے استاد نذیر احمد سے بہت کچھ سیکھا اور ان
سے متاثر ہوئے۔ ان کی خصوصیات کو بچشم خود دیکھا تھا۔ اپنے استاد
کا خاکہ لکھ کر اردو میں خاکہ نگاری کی ایسی مستحکم بنیاد ڈالی کہ
اردو میں اس صنف کے سیکڑوں قدردان پیدا ہوگئے۔